خلافت لائبریری ربوہ

سوموار
4 دسمبر 1995ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

فون ۴۲۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ایڈیٹر: [illegible] سیفی

جلد 45-80 نمبر 273 سوموار 11 رجب 1416ھ، 4 فتح 1374ھش، 4۔ دسمبر 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اللہ تعالیٰ کسی حالت میں قوم میں تبدیلی نہ کرے گا جب تک لوگ دلوں کی تبدیلی نہ کریں گے۔ ان باتوں کو سنکر یوں تو ہر شخص جواب دینے کو تیار ہو جاتا ہے کہ ہم نماز پڑھتے ہیں۔ استغفار بھی کرتے ہیں۔ پھر کیوں مصائب اور ابتلا آ جاتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی باتوں کو جو سمجھ لے وہی سعید ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا منشاء کچھ اور ہوتا ہے۔ سمجھا کچھ اور جاتا ہے اور پھر اپنی عقل اور عمل کے پیمانہ سے اسے ماپا جاتا ہے۔ یہ ٹھیک نہیں۔ ہر چیز جب اپنے مقررہ وزن سے کم استعمال کی جاوے تو وہ فائدہ نہیں ہوتا جو اس میں رکھا گیا ہے۔ مثلاً ایک دوائی جو تولہ کھانی چاہیئے اگر تولہ کی بجائے ایک بوند استعمال کی جاوے تو اس سے کیا فائدہ ہو گا اور اگر روٹی کی بجائے کوئی ایک دانہ کھالے تو کیا وہ سیری کا باعث ہو سکے گا؟ اور پانی کے پیالے کی بجائے ایک قطرہ سیراب کر سکے گا؟ ہرگز نہیں۔ یہی حال اعمال کا ہے۔ جب تک وہ اپنے پیمانہ پر نہ ہوں وہ اوپر نہیں جاتے ہیں۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 270)

حقیقی اصلاح محبت سے ہوتی ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

پس ہمیشہ اپنے معاملات پر غور کرو کہ آیا وہ غلط تو نہیں یا ان کے ذرائع تو غلط نہیں۔ اگر کوئی خیال اپنی ذات میں موجب فساد ہے۔ تو اس کو چھوڑ دو۔ اور اگر خیال صحیح ہے۔ مگر ذرائع ٹھیک نہیں تو ان کو درست کرو۔

اگر کسی کا قصور ہے تو اس کو بتاؤ۔ یہ نہیں کہ قصور زید کا ہو۔ اور بکر کو جس کا کوئی تعلق نہیں بتایا جائے۔ اگر کسی محکمہ میں ہو اور اس میں تمہارے نزدیک کوئی خرابی ہے۔ تو جائز ذریعہ سے اس کو دور کرنے کی کوشش کرو۔ اور ان حکام کو توجہ دلاؤ۔ جو اس کو دور کر سکتے ہیں۔ اگر وہ توجہ کریں تو فبہا۔ ورنہ اگر تم کو اس صیغہ کے حکام بالا سے کہنے کا اختیار ہے۔ تو تحریراً کہو اور اگر کہنے کا حق نہیں۔ تو خاموش رہو۔ اور اس معاملہ کو خدا پر چھوڑ دو۔ اگر وہ لوگ غلطی کی دانستہ اصلاح نہیں کرتے۔ تو خدا ان کو خود درست کر دے گا۔ مگر تم اپنے افعال سے فساد کا باعث نہ بنو۔ کیونکہ جب ایسی حالت ہو کہ تمہاری کوئی نہ سنے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) اس وقت اللہ کے حضور گر پڑو۔ اور خوف اور طمع سے اس سے دعا کرو۔ اگر تم محسن ہو تو تمہارا کام اور خیال ضائع نہ ہو گا کیونکہ (-) اللہ کی رحمت محسنوں کے قریب تر ہے۔

پس قانون کی پوری پابندی کرو۔ اور امن کے ساتھ اصلاح کرو۔ اگر تمہیں حق ہے۔ پھر تم کامیاب ہو جاؤ گے ورنہ جو شخص اس سلسلہ کو اپنے کسی رویہ سے فتنہ میں ڈالنا چاہے گا۔ وہ کامیاب نہ ہو گا۔ تم جب اصلاح کرنا چاہو۔ تو پہلے نفس کی اصلاح کرو بعد میں دوسروں کی اصلاح کی طرف توجہ کرو۔

اللہ تعالیٰ تمہیں توفیق دے کہ اپنے ذمہ کے کاموں کو سمجھو اور ان کی اہمیت کو معلوم کرو۔ سب سے بڑا کام اتفاق ہے۔ اس کو نہ توڑو اور اصلاح محبت سے کرو۔ کیونکہ حقیقی اصلاح محبت سے ہی ہوتی ہے۔ اگر ہم میں فتنہ ہو تو پھر دنیا کی اصلاح کی امید نہیں۔

(از خطبہ ۱۰۔ ستمبر ۱۹۲۱ء)

آخرت کے متعلق وساوس کا پیدا ہونا ایمان کو خطرہ میں ڈال دیتا ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

خدا چاہتا ہے کہ تمہاری ہستی پر پورا انقلاب آوے

پس تم سیدھے ہو جاؤ اور صاف ہو جاؤ اور پاک ہو جاؤ اور کھرے ہو جاؤ۔ اگر ایک ذرہ تیرگی تم میں باقی ہے تو وہ تمہاری ساری روشنی کو دور کر دے گی۔ اور اگر تمہارے کسی پہلو میں تکبر ریا ہے یا خود پسندی ہے یا کسل ہے تو تم ایسی چیز نہیں ہو کہ جو قبول کے لائق ہو۔ ایسا نہ ہو کہ تم صرف چند باتوں کو لے کر اپنے تئیں دھوکا دو کہ جو کچھ ہم نے کرنا تھا کر لیا ہے کیونکہ خدا چاہتا ہے کہ تمہاری ہستی پر پورا پورا انقلاب آوے اور وہ تم سے ایک موت مانگتا ہے جس کے بعد وہ تمہیں زندہ کرے گا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

نتیجہ مقابلہ بین الاضلاع مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان 1995-1994ء

○ سال 95-1994 میں کارکردگی کے لحاظ سے مقابلہ بین الاضلاع میں حسب ذیل تفصیل سے اضلاع نے امتیاز حاصل کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز ان سب اضلاع کے لئے مبارک فرمائے۔

اول۔ لاہور۔ دوم۔ میرپور خاص سوم۔ کراچی چہارم۔ گوجرانوالہ پنجم۔ عمرکوٹ ششم۔ فیصل آباد ہفتم۔ میرپور آزاد کشمیر ہشتم۔ اسلام آباد۔ نہم۔ چکوال دہم۔ سیالکوٹ+بہاولنگر

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

احمدی طلباء و طالبات متوجہ ہوں

1- وہ احمدی طلباء و طالبات جو سال 96-95ء میں مختلف میڈیکل کالجز، انجینئرنگ یونیورسٹیز اور دیگر تعلیمی اداروں میں داخلہ لے رہے ہیں ان سے درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے مضامین (Subjects) کا میرٹ (Merit) نظارت تعلیم کو ارسال کریں۔

2- نیز اپنے اپنے تعلیمی ادارے/ڈیپارٹمنٹ وغیرہ کا Prospectus بھی نظارت ہذا کو ارسال کریں۔ جس میں داخلہ کے بارے میں اور دیگر ضروری معلومات درج ہوں

انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور میں مزید معلومات اور داخلہ کے لئے guidance حاصل کرنے کے لئے نظارت ہذا سے رجوع کریں۔

(ناظر تعلیم)

ربوہ میں وقار عمل 8۔ دسمبر 1995ء

○ لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کے زیر انتظام 8۔ دسمبر بروز جمعہ صبح 9 سے 10 بجے تک وقار عمل کیا جائے گا۔ تمام شہریوں سے درخواست ہے کہ وہ اپنے گھروں کے اندر اور باہر صفائی کریں۔ نالیاں صاف کی جائیں۔ سڑکوں اور راستوں کی مرمت کی جائے اور راستوں سے تکلیف دہ اشیاء ہٹائی جائیں۔ خواتین اپنے گھروں میں صفائی ستھرائی کا اہتمام کریں۔

(صدر عمومی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

4- فتح 1374 ھش 4 - دسمبر 1995ء

دعا کب کب اور کیسے!

دعا کب کی جائے اور کس طرح کی جائے۔ یہ دونوں باتیں نہایت اہم ہیں بعض اوقات ہم کام شروع کر لیتے ہیں اور کام کے لئے صحیح تدبیر حاصل کرنے کی غرض سے دعا کا خیال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کام شروع کر دیا۔ اور جب کوئی مشکل پیش آئی تو دل دعا کی طرف مائل ہوا۔ لیکن چاہئے یہ کہ ہم کام شروع کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ ہمیں کام کی ایسی تدبیر بتائے جس پر عمل کر کے ہم سرخرو ہو سکیں اور جب اس کی بتائی ہوئی تدبیر پر عمل شروع کر دیں تو ہمیں چاہئے کہ دعا کو جاری رکھیں۔ اس لئے کہ کام کرتے ہوئے ایک غلط قدم کا اٹھایا جانا بھی منزل سے خاصہ دور لے جاتا ہے۔ آپ کوئی زاویہ بنائیں تو دیکھیں کہ شروع میں تو فاصلہ بہت کم ہوتا ہے لیکن جوں جوں وہ زاویہ آگے بڑھنا شروع ہوتا ہے فاصلہ بڑھتا چلا جاتا ہے۔ یہی حال ہمارے غلط قدم کا ہوگا۔ ہم اپنی طرف سے ہر قدم صحیح نہیں اٹھا سکتے۔ سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل ہو۔ کیونکہ غلط قدم اٹھا کر بھی ہم یہی سمجھیں گے کہ ہم ٹھیک راستے پر چل رہے ہیں 'فاصلہ زیادہ سے زیادہ ہوتا چلا جائے گا' منزل دور سے دور ہوتی چلی جائے گی۔ پس کام کرتے ہوئے بھی ہمیں چاہئے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ ہمیں صحیح راستے پر رکھے اور غلط قدم نہ اٹھانے دے۔ پھر بعض اوقات کام ختم کر کے ہمیں دعا کا خیال ہی بھول جاتا ہے حالانکہ کام تو اصل مقصد نہیں ہے کام کا نتیجہ اصل مقصد ہے۔ نتیجہ کام کے ختم ہونے کے بعد نکلا کرتا ہے۔ نتیجہ بھی خدا تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ پس کام ختم کرنے کے بعد بھی ہمیں دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے کام کا نتیجہ ہمارے لئے بابرکت بنائے۔ جو ہم چاہتے تھے وہ ہمیں مل جائے اگر وہ ہمارے لئے مفید ہو تو۔ اور وہ ہمارے لئے مفید نہیں ہے تو کام ہو چکنے کے باوجود وہ ایسا فضل فرمائے کہ جو ہمارے لئے مفید اور بہتر ہے وہ ہمیں عطا کر دیا جائے۔ گویا کہ کام سے پہلے بھی دعا کی ضرورت ہے کام کرتے وقت بھی دعا کی ضرورت ہے اور کام کے ختم ہونے کے بعد بھی دعا کی ضرورت ہے۔ اور اس دعا کو زیادہ موثر بنانے کے لئے ہمیں چاہئے کہ ان لوگوں سے جنہیں ہم سے ہمدردی ہے دعا کی درخواست کریں۔ اپنے گھر والوں سے کہیں گھر والوں سے زیادہ کس کو ہمدردی ہو سکتی ہے۔ گھر میں چھوٹوں کو بھی اور بڑوں کو بھی سب سے کہیں کہ وہ ہمارے لئے دعا کریں۔ یہ دعا ایک تو ہمارے جذبہ کا اظہار ہوگا۔ دوسرے اجتماعی طور پر یہ دعا موثر ثابت ہوگی۔ اور اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمائے گا۔ اگر انسان واقعی یہ سمجھے جیسا کہ اسے سمجھنا چاہئے کہ وہ مجبور اور بے اختیار ہے تو وہ یقیناً ہر قدم پر اور ہر منزل پر دعا کرے گا اور نہ صرف خود دعا کرے گا بلکہ ہر وہ شخص جو اس سے ہمدردی رکھتا ہے اس سے دعا کے لئے کہے گا۔ دوسروں سے دعا کے لئے کہنے کو رسم نہیں بنا لینا چاہئے۔ یہ نہیں کہ ہر شخص جو راستے میں آپ سے ملتا ہے اس سے دعا کے لئے کہتے چلے جائیں۔ صرف ان لوگوں سے کہیں جنہیں آپ سے ہمدردی ہے۔ جو آپ کو بہتر دیکھنا چاہتے ہیں۔ آپ کے کام کے نتائج کو حاصل کرنے کے لئے ان کے دل میں درد پیدا ہوتا ہے۔

میری بیعت مرے کام آئے خدا خیر کرے
وقف کا عہد بھی نبھ جائے خدا خیر کرے
میرا ماحول مرے ساتھ رہے تادم مرگ
تیرے در پر مجھے موت آئے خدا خیر کرے

ابوالاقبال

سہرا

کوتہ نظر تو اس کا رکھتے ہیں نام سہرا
پھولوں کے بھیس میں ہے عیشِ دوام سہرا

فردوس میں جو کلیاں کم کم ابھی کھِلی ہیں
چہرے پہ چھا گئی ہیں بنکر تمام سہرا

ایجاد ہو رہی ہے رنگینیوں کی دنیا
یا صانعِ طَرب نے بھیجا سلام سہرا

اے منزلِ بقا کے رہرو تجھے خبر ہے؟
ہے منزلِ بقا کا پہلا مقام سہرا

جو نعمتیں خدا نے رکھی ہیں زندگی میں
ان نعمتوں کی خاطر ہے اذنِ عام سہرا

دو ہستیوں کا باہم ہے اتّصالِ رحمت
دو راحتوں کا باہم حسُنِ نظام سہرا

یعنی دو بادہ کش ہوں اک دوسرے کے ساقی
ہے بادۂ وفا کا لبریز جام سہرا

ہوتا ہے اس سے قائم اِک رشتۂ مقدّس
صدق و صفا کی ہے اِک گرہِ قیام سہرا

روشن دین تنویر

خدا کی اطاعت کرو اور اس کے بندوں کو تکلیف نہ دو

بدی کی دو قسمیں ہیں۔ ایک خدا کے ساتھ شریک کرنا۔ اس کی عظمت کو نہ جاننا۔ اس کی عبادت اور اطاعت میں کسل کرنا۔ دوسری یہ کہ اس کے بندوں پر شفقت نہ کرنا۔ ان کے حقوق ادا نہ کرنے۔ اب چاہئے کہ دونو قسم کی خرابی نہ کرو۔ خدا کی اطاعت پر قائم رہو۔ جو عہد تم نے بیعت میں کیا ہے اس پر قائم رہو۔ خدا کے بندوں کو تکلیف نہ دو۔ "کلام الٰہی" کو غور سے پڑھو اس پر عمل کرو۔ ہر قسم کے ٹھٹھے اور بے ہودہ باتوں اور مشرکانہ مجلسوں سے بچو۔

○ بدظنی تمام برائیوں کی جڑ ہے۔ جو نیک ظنی سے خدا تعالیٰ کی کتاب پر ایمان لاویں تو سب کچھ ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ کی قدرتوں پر ایمان ہو تو پھر کیا ہے جو نہیں ہو سکتا۔ بہت سے لوگ کہتے ہیں کہ فلاں گناہ کیونکر چھوٹ سکتا ہے۔ یہ باتیں اسی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں جو خدا تعالیٰ کی قدرتوں اور طاقتوں پر کامل ایمان نہیں ہوتا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

خلافت لائبریری ربوہ

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

افکارِ عالیہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں۔

انعام یافتہ خدا کے پاک بندوں کی وہ دعائیں جو (کلام الٰہی) میں محفوظ ہیں ان کے ذکر میں کچھ ایسی دعائیں نظر سے رہ گئی تھیں جو اس سے پہلے گزر چکی ہیں جہاں تک میں پہنچا ہوں اور اب جب دوبارہ تحقیق کرائی گئی کہ کہیں کوئی ایسی دعا نظر سے رہ تو نہیں گئی تو چند دعائیں سامنے آئی ہیں اس لئے اب میں وہ دعائیں پہلے آپ کے سامنے پیش کروں گا اس کے بعد جہاں سلسلہ مضمون چھوڑا تھا وہاں سے پھر شروع کروں گا۔

سب سے پہلی دعا جو روزمرہ عام طور پر (-) استعمال میں رہتی ہے خواہ وہ اس کا مطلب سمجھتے ہوں یا نہ (سمجھتے) ہوں وہ (-) ہے غالباً یہ اس لئے نظر سے رہ گئی تھی کہ اس میں بظاہر دعا کا رنگ نہیں ہے۔ ترجمہ اس کا یہ ہے کہ ہم تو اللہ ہی کے لئے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ مگر جو موقعہ ہے جہاں یہ استعمال ہوتی ہے وہ نقصان کا موقعہ ہے اور اس دعا کے نتیجہ میں بسااوقات انسان کی گمشدہ چیزیں مل جاتی ہیں اور بہت سے نقصان پورے ہو جاتے ہیں۔ (کلام الٰہی) نے یہ دعا نقصانات کے ذکر ہی میں بیان فرمائی اور فرمایا کہ میرے (صاحب ایمان) بندے ایسے ہیں جب ان کو کسی قسم کے مالی' جانی' پھلوں وغیرہ کے نقصانات پہنچتے ہیں۔ مصیبتوں میں وہ آزمائے جاتے ہیں تو ان کا یہ قول ہوتا ہے (-) ہم اللہ ہی کے لئے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ یہ ایک بہت ہی موثر دعا ہے۔ میں نے ایک دفعہ پہلے خطبہ میں اس کا ذکر بھی کیا تھا کہ بعض بچوں پر میں نے اس کو آزما کر دیکھا اور انہوں نے جب توجہ سے بہت چھوٹی عمر میں بطور دعا اسے پڑھنا شروع کیا تو بسااوقات ان کی گمشدہ چیزیں حیرت انگیز طور پر ملتی تھیں اور ان تجارب کا بہت گہرا نقش ان کے دل و دماغ پر جم گیا اور ہمیشہ کے لئے ان کی دعا کی طرف توجہ ہو گئی لیکن یہ ایک ایسی دعا ہے جس میں کوئی چیز ملے یا نہ ملے دعا اپنی ظاہری صورت میں مقبول ہو یا نہ ہو یہ دعا وہ فائدہ پہنچا جاتی ہے جو نقصان کو پورا کرنے والا فائدہ ہے بلکہ اس سے بڑھ کر۔

اس میں توجہ دلائی گئی ہے کہ جو کچھ ہم نے کھویا ہے درحقیقت یہ ہمارا نہیں تھا۔ اللہ ہی کا تھا۔ ہر چیز جو کائنات میں پیدا ہوئی ہے وہ خدا ہی نے پیدا فرمائی ہے۔ اصل ملکیت اس کی ہے۔ یہاں تک کہ ہم بھی تو اسی کے ہیں۔ (-) اور ہم نے بالآخر اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ پس تھوڑی سی چیز کے گم جانے کا کیا غم کرنا؟ اس عارضی نقصان پہ رونے دھونے کا کیا فائدہ؟ ہم بھی تو ہمیشہ یہاں نہیں رہیں گے۔ یہ دوسرا مضمون شروع ہو جاتا ہے۔ اور یہ غم بھی عارضی ہے کیونکہ بالآخر ہر چیز خدا ہی کی طرف لوٹائی جائے گی اور ہم اسی دار فانی سے عالم بقا کی طرف واپس لوٹ آئیں گے۔ یہ دعا بہت ہی گہری ہے اور دعا کا رنگ اس میں اس لئے پیدا ہوتا ہے کہ خدا مالک ہے اور چونکہ وہ مالک ہے اس لئے ہر چیز بالآخر اس کی طرف لوٹے گی۔ تو ایک قسم کا خاموش دعا کا رنگ یہ بنتا ہے کہ اے خدا تو نے ہمیں عارضی ملکیت دی تھی۔ تو جو مستقل مالک ہے۔ سب چیزیں تیری طرف لوٹتی ہیں۔ تو ہماری عارضی ملکیت بھی ہماری طرف لوٹا دے۔ یہ ایک خاموش دعا کا رنگ ہے جو اس مضمون میں داخل ہے۔ چنانچہ اگر آپ اس کو سمجھ کر اور غور سے اور عاجزی سے یہ دعا کریں تو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ بسااوقات اس دعا کے نتیجہ میں حیرت انگیز طور پر نہ صرف نقصان پورے ہوتے ہیں بلکہ ان سے بہت بڑھ کر عطا کیا جاتا ہے۔ وہ جماعت کے مخلصین جنہوں نے مختلف ابتلاؤں میں بسااوقات اپنا سب کچھ کھو دیا۔ جو کچھ تھا ان کے ہاتھ سے جاتا رہا۔ گھر لوٹ لئے گئے۔ دوکانیں جلا دی گئیں اور جو کچھ سرمایہ تھا وہ لوگ جنہوں نے قرضے دینے تھے لے بھاگے۔ تجارتوں میں اکثر ایسے قرضے ہوتے ہیں جن کے آنے جانے کے ساتھ تجارت چلتی ہے اور انہوں نے صبر کا نمونہ دکھایا اور یہی کہا کہ (ہم تو اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں) اور اس کے نتیجہ میں ایک ایک کی جگہ دس دس دوکانیں بنیں۔ جہاں چند دوکانیں احمدیوں کی جلائی گئی تھیں وہاں بازار احمدیوں کے ہو گئے۔ ایک مکان تھا تو پھر مختلف بچوں کے لئے الگ الگ مکان بنانے کی توفیق ملی۔ پس یہ ایک ایسا تجربہ ہے جس کے پیچھے جماعت احمدیہ کی سو سالہ تاریخ آج کے زمانہ میں گواہ کھڑی ہے اور اس سے پہلے (-) کی تمام تاریخ مختلف ممالک میں اس بات پر گواہ ہے کہ یہ ایک بہت ہی موثر دعا ہے۔ پھر عجز سکھاتی ہے اور بظاہر کچھ بھی نہ ملے تو ایک عظیم الشان چیز ملنے کی بشارت دیتی ہے۔ وہ لوگ جو عجز کے ساتھ دنیا سے تعلق رکھنے کی بجائے خدا سے تعلق رکھتے ہیں۔ دنیا سے راضی ہونے کی بجائے خدا سے راضی رہتے ہیں ان کے لئے اس میں یہ خوشخبری ہے کہ تم خدا کی کھوئی ہوئی چیز خدا کو مل جاؤ گے۔ سب سے بڑی دولت جو دنیا میں ممکن ہے اور سوچی جا سکتی ہے یا دنیا میں کیا دنیا و مافیہا' آخرت ہر لحاظ سے انسان کے ادراک میں جو چیز سب سے زیادہ قیمتی آ سکتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ تو فرمایا تم تھوڑا سا کھونے کے نتیجہ میں کیوں غم کر رہے ہو۔ تم اپنے رب کو پا لو گے۔ اور یہ جو مضمون ہے اس میں (ایمان والوں) کے لئے خصوصیت سے اس لئے خوشخبری ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف اگرچہ ہر چیز لوٹے گی لیکن (کلام الٰہی) فرق کر کے دکھاتا ہے۔ (کلام الٰہی) (-) یہ بتاتا ہے کہ وہ لوگ جو خدا کے بندے ہیں جن کی روح خدا کی طرف ہمیشہ لوٹتی رہتی ہے۔ جن کا تصور خدا کی طرف لوٹتا رہتا ہے۔ اصل رجوع ان کا ہو گا۔ اور جو دنیا کے بندے ہیں وہ خدا کی طرف نہیں لوٹائے جائیں گے۔ یہ مضمون (کلام الٰہی) کی ایک الگ آیت میں واضح طور پر بیان فرما دیا گیا بظاہر ان دو باتوں میں تضاد ہے بظاہر ایک آیت یہ کہتی ہے کہ ہر چیز کائنات کی بالآخر خدا کی طرف لوٹائی جائے گی اور (کلام الٰہی) بعض دوسری جگہوں پر اس مضمون کو کھول کر بیان فرماتا ہے کہ بالآخر ساری کائنات کی صف لپیٹ دی جائے گی اور کچھ بھی نہیں رہے گا۔ جو کچھ تھا وہ پھر عدم ہو جائے گا۔ صرف خدا کی ذات باقی رہے گی۔ تو زندگی ہو یا بے جان چیزیں' ہر چیز اس کی طرف لوٹنے والی ہے۔ دوسری جگہ فرمایا کہ خدا کے وہ بندے جو متکبر ہیں' جو دنیا میں کھوئے جاتے ہیں انکا رجوع نہیں ہو گا۔ وہ خدا کی طرف نہیں لوٹائے جائیں گے۔ ان دو باتوں میں تضاد نہیں ہے۔ معنی یہ ہیں کہ وہ خدا کو پائیں گے نہیں۔ اندھے لوٹائے جائیں گے۔ لوٹیں گے مگر دیکھیں گے کچھ نہیں۔ ان کے ہاتھ کچھ نہیں آئے گا۔ پس یہاں ان لوگوں کے لئے خوشخبری ہے جو کچھ کھوتے ہیں اور صبر کرتے ہیں۔ اور دل کو تسلی دیتے ہیں کہ سب کچھ خدا کا تھا۔ اس کی طرف چلا گیا تو کیا ہے۔ ہم نے بھی تو اسی کی طرف جانا ہے۔ ان کے لئے خوش خبری یہ بن جاتی ہے کہ تم نے کچھ کھویا ہے اس سے بہت زیادہ پولو گے۔ اور مخلوق کھوئی ہے تو خالق کو پالو گے۔ اس لئے اس دعا کی گہرائی میں اتر کر اس کے سارے پہلوؤں پر غور کر کے خود بھی اس دعا سے فائدہ اٹھانا چاہئے اور اپنے بچوں کو بھی شروع ہی سے یہ دعا سکھانی چاہئے۔ (-)

اس کے بعد ایک دعا (-) رہ گئی تھی۔ (-) اس میں یہ ذکر ہے کہ (-)

کہ یاد کرو وہ وقت جبکہ آل عمران کی ایک عورت نے اپنے رب سے یہ التجا کی کہ اے میرے رب جو کچھ میرے پیٹ میں ہے اسے آزاد کر کے میں نے تیری نذر کر دیا۔ پس تو میری طرف سے جس طرح ہو اسے قبول فرما لے۔ یقیناً تو ہی بہت سننے والا اور بہت جاننے والا ہے۔

یہ دعا وہ دعا ہے جس کی روشنی میں میں نے وقف نو کی تحریک کی تھی اور یہ تحریک کی تھی کہ عورتیں جو امید رکھتی ہیں یا آئندہ توقع رکھتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی گود بھرے گا وہ بچے کی پیدائش سے پہلے اسے وقف کریں۔ میرے ذہن میں یہ بات تھی کہ عام طور پر اس سے پہلے جتنی وقف کی تحریکیں ہوئی ہیں ان میں عورتوں کے وقف کے لئے کوئی گنجائش نہیں تھی۔ اور یہ ہماری خواتین پر بہت زیادتی ہے کہ ان کے لئے وقف کا کوئی نظام ہی نہ ہو گویا یہ نعمت صرف مردوں ہی کے لئے رہ گئی ہے۔ پس اس آیت سے مجھے یہ روشنی ملی کہ اگر مائیں یہ عہد کریں کہ میرے پیٹ میں جو کچھ ہے اے خدا میں تیرے حضور پیش کرتی ہوں پھر جو لڑکی ہو گی وہ بھی وقف ہو گی اور بعض دفعہ ایسی وقف لڑکی' لڑکوں سے بہت بہتر اور مقدر والی ثابت ہوتی ہے جیسا کہ حضرت مریمؑ کے معاملہ میں ہوا جو (-) اس دعا کے نتیجہ میں پیدا ہوئیں۔ (-)

اے میرے خدا جو کچھ میرے پیٹ میں ہے میں نے تیرے حضور پیش کر دیا۔ (-) آزاد کرتے ہوئے۔ یہاں لفظ (آزاد کرتے ہوئے) بہت قابل غور ہے اور جو یہ دعا کرتے ہیں ان کو اس کا مضمون پیش نظر رکھنا چاہئے۔ جب ہم زندگی وقف کرتے ہیں تو یوں معلوم ہوتا ہے جیسے آزادی سے قید کی طرف جا رہے ہیں۔ اپنی ساری آزادیاں کھو دیں اور ہمیشہ کے لئے وقف کی زنجیروں میں باندھے گئے اور بہت سے واقفین بچے ہیں جن کو ان کے والدین یہی بتاتے ہیں کہ دیکھو سوچ سمجھ کر وقف کرو۔ عمر بھر کی قید ہے۔ تمہارا اپنا کچھ بھی باقی نہیں رہے گا۔ اپنی مرضی قربان ہو جائے گی۔ کوئی اپنا وطن نہیں رہے گا۔ جماعت جہاں چاہے گی تمہیں اٹھا کر بھیج دے گی اور پھر جتنی دیر چاہے گی وہاں رکھے گی۔ جس حال میں چاہے گی وہاں رکھے گی۔ تو بہت ہی مشکل زندگی ہو گی۔ یعنی دنیا کے لحاظ سے معمولی گزارا تو اور بات ہے لیکن اپنی مرضی کی ایسی قربانی کہ اپنی مرضی اپنی نہ رہے یہ ایک بہت زبردست قربانی ہے۔

اس کے برعکس (کلام الٰہی) وقف زندگی کو ایک بالکل اور رنگ میں پیش فرماتا ہے۔ فرماتا ہے اس صاحب حکمت عورت نے یہ دعا کی اے خدا جو کچھ میرے پیٹ میں ہے میں تیرے حضور پیش کر کے اس کو آزاد کرتی ہوں۔ آزاد کس سے؟ دنیا کے جھنجھٹوں سے۔ شیطان کی غلامی سے۔ ہر اس چیز سے جو غیر اللہ ہے یا غیر اللہ کی طرف سے آتی ہے اس سے میں اسے آزاد کرتی ہوں۔ یعنی آزادی کی ایک نئی تعریف فرما دی گئی۔ یہ بتایا گیا کہ حقیقی آزادی وقف میں ہے جو خالصتہً خدا کی خاطر ہوا کرتا ہے۔ اور جو خدا کا غلام ہو جائے وہ ہر غیر اللہ کی غلامی سے نجات پا جاتا ہے۔ اور یہ وہ تجربہ ہے جو حقیقی واقفین کو ہمیشہ ہوتا رہتا ہے اور جو وقف کی روح کو سمجھتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ انہوں نے ایک اللہ کی غلامی قبول کر کے ہزار غلامیوں سے نجات پا لی ہے۔ پس یہ بھی ایک رنگ سمجھانے کا ہے۔ اس دعا کو سمجھ کر اس کے مطابق اپنے واقف بچوں کی تربیت کرنی چاہئے اور اس رنگ میں جب تربیت کریں گے تو کوئی شخص اپنی وقف زندگی کو بوجھ محسوس نہیں کرے گا۔ اس میں کسی پابندی پر تنگی محسوس نہیں کرے گا بلکہ حقیقی آزادی یہی

باقی صفحہ 5 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف

ایک سفرنامہ کے متعلق

چند روز ہوئے ہم نے داؤد طاہر کے سفرنامہ "شوق ہم سفر میرا" کا ایک مختصر سا باب قارئین کی خدمت میں پیش کیا تھا۔ یہ سفرنامہ حال ہی میں شائع ہوا ہے اور متعدد اخبارات نے اس پر تبصرے بھی کئے ہیں اور اس کی رونمائی کی روئیداد بھی شائع کی ہے۔ روزنامہ خبریں اسلام آباد میں 28۔ اگست کو میم۔ ص۔ نے اس سفرنامہ کے متعلق لکھا۔ "شوق ہم سفر میرا" میرے ایک دیرینہ اور انتہائی عزیز دوست داؤد طاہر کا سفرنامہ ہے۔ جو انہوں نے جرمنی۔ امریکہ۔ میکسیکو۔ کینیڈا۔ انگلینڈ۔ اور فرانس کے چار ماہ کے طویل سفر کے بعد مرتب کیا ہے۔ یہ دراصل ان کے سفر کے مشاہدات اور تجربات کی روئیداد ہے جسے انہوں نے بڑی محنت اور عرقریزی کے ساتھ قارئین تک پہنچایا ہے۔ داؤد طاہر میرے میٹرک سے لے کر ایم۔ اے تک کلاس فیلو رہے۔ ایک سکول۔ ایک کالج ایک یونیورسٹی کے ساتھی ہونے کے ناطے داؤد طاہر کے ساتھ میرا دوستانہ تقریباً 20 سال سے زائد عرصہ سے قائم ہے۔ اور اب اگرچہ غم روزگار کے باعث درمیان میں کچھ زمینی فاصلے حائل ہیں تاہم دلی تعلق اور رشتہ اخوت برابر قائم ہے۔ ان کا یہ سفرنامہ مجھے اچانک ملتان سے ملا۔ تو میں دنگ رہ گیا کیونکہ انکم ٹیکس کے ایک گنجلک حسابی کتابی محکمہ کے ایک اعلیٰ افسر کا اپنے مصروف اوقات میں سے وقت نکال کر ایک طویل سفرنامہ مرتب کرنا اور پھر اس کی ایڈیٹنگ۔ کمپوزنگ۔ پرنٹنگ کے صبر آزما مراحل سے گزر کر اسے قارئین تک پہنچانا اس گورکھ دھندے سے واقف میرے جیسے لوگوں کے لئے یقیناً ناقابل یقین ہے۔ بہرحال یہ سفرنامہ پڑھنا شروع کیا تو اسے ختم کرکے دم لیا۔ مجھ جیسے ایک عدیم الفرصت اور اوقات کار میں پھنسے شخص کو اس سفرنامے کو دو چار نشستوں میں اول سے آخر تک پڑھ لینے میں جہاں داؤد طاہر سے ذاتی تعلق نے مہمیز کا کام دیا وہاں یہ بات بھی بلا مبالغہ کہی جاسکتی ہے کہ اس سفرنامہ کے انداز بیان اور طرز تحریر نے بھی اسے پڑھنے اور مسلسل پڑھنے پر مجبور کیا اور دلچسپی قائم رہی تاوقتیکہ کتاب ختم ہوگئی۔

داؤد طاہر کا یہ سفرنامہ ان محدودے چند کتب میں سے ہے جسے میں نے بڑی دلجمعی اور دلچسپی کے ساتھ پڑھا۔ اس کے بعد م۔ ص۔ کہتے ہیں۔ اس سفرنامے کو پڑھنے سے ایک واضح تاثر یہ قائم ہوتا ہے کہ اس کے مؤلف نے اپنے چار ماہ کے سفر کا ایک ایک دن اپنے ذوق سیاحت کی تسکین کے لئے حتی الامکان مصروف گزارا وہ جہاں جہاں بھی گئے انہوں نے اس شہر یا سٹی کے تمام قابل دید مقامات کو کوئی لمحہ ضائع کئے بغیر نہ صرف دیکھا بلکہ باریک بینی سے ایک ایک بات نوٹ کی اور اس کی تمام تفاصیل کو ذہن میں محفوظ رکھا۔ پھر اسے نوک قلم پر لاکر اپنے ہم وطنوں کے لئے محفوظ کیا۔

روزنامہ پاکستان لاہور نے اپنی 12۔ اکتوبر 1995ء کی اشاعت میں سرفراز سید کا تبصرہ شائع کیا۔ اس تبصرے میں سرفراز سید نے انداز بیان کا ذکر کرنے کے بعد کہا۔

یہ تو سفرنامہ کے انداز بیان کا معاملہ تھا۔ جہاں تک سفرنامہ کا اپنا تعلق ہے وہ بجائے خود اہم ہے۔ ہمارے ہاں سفرناموں اور سفرنامہ نگاروں کے بہت سے درجے بن گئے ہیں۔ ایک تو وہ حضرات ہیں جو ہمیشہ ہوائی جہازوں میں اڑتے ہیں پانچ ستاروں والے ہوٹلوں میں رہتے ہیں۔ عالمی کانفرنسوں میں شرکت کرتے ہیں۔ دانش وروں سے کلام کرتے ہیں اور واپس آکر بڑے دانش ورانہ اور فلسفیانہ انداز میں سفر کی روئیداد تحریر کردیتے ہیں۔ ان میں ابن انشاء۔ قرۃ العین حیدر۔ اور اختر ریاض الدین وغیرہ کے سفرنامے شامل ہیں۔ دوسری قسم ان سیاح نوجوانوں اور "بالغ" افراد کی ہے جو کسی ملک یا کسی شہر کی سڑک پر پہنچتے ہیں تو ہر چوک اور چوراہے پر ایک نہ ایک حسینہ پھولوں کے ہار لئے ان کے لئے چشم براہ ہوتی ہے۔ ان حضرات کے سفرناموں میں ہر صفحے پر ایک نئی ہوشربا حسینہ کی کہانی اور دلگداز ادھورے رومان اور سانحے ملتے ہیں۔ ان سفرناموں کا انداز بیان اور مواد باقاعدہ افسانہ اور ناول کا رنگ اختیار کرلیتا ہے اس لئے دلچسپ اور سنسنی خیز معلوم ہوتا ہے۔ تاہم ایسے سفرناموں میں ایک اہم کمی یہ ہوتی ہے کہ وہ قاری کو اس ملک اور اس کی سرزمین پر بسنے والے لوگوں کے رہن سہن تہذیب اور معروضی حالات سے آگاہ نہیں کرپاتے' سفرنامہ نگار تیزی کے ساتھ مختلف شہروں اور مقامات سے گزرتا چلا جاتا ہے اس کے سفر تیز اور مشاہدہ بہت کم ہوتا ہے۔

سرفراز سید مزید کہتے ہیں اس سفرنامے کی خصوصیت اور اصل انفرادیت یہی ہے کہ اس میں تحریر کے ذریعے مختلف ممالک کے سفر اور سیر کے بارے میں اتنی معلومات جمع کردی گئی ہیں کہ ایک انجان مسافر بھی اس کی مدد سے بآسانی امریکہ اور دوسرے ممالک میں گھوم پھر سکتا ہے.........

مستنصر حسین تارڑ اور عطاء الحق قاسمی کی طرح میں اس سفرنامے کا کھلے بازوؤں کے ساتھ خیر مقدم کرتا ہوں۔ میں نے اس دلچسپ سفرنامے کو ایک ہی نشست میں پڑھا ہے اور خود میرے لئے یہ غیر معمولی بات ہے۔

کتاب کی رونمائی جس کے میر مجلس سید یوسف رضا گیلانی تھے اور مہمانان خصوصی میں امجد اسلام امجد۔ راحت نسیم ملک اور عطاء الحق قاسمی وغیرہم تھے کی روئیداد روزنامہ نوائے وقت ملتان نے 3۔ اکتوبر 1995ء کے شمارے میں شائع کی۔ اس کی رپورٹ طارق معین بلے نے کی۔ وہ آغاز میں کہتے ہیں۔

داؤد طاہر کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ ہے انہوں نے شوق کو ہم سفر بناکر کولمبس کی طرح نیا امریکہ یا یوں کہئے کہ آج کا امریکہ دریافت کیا ہے۔ اور اس سفر کہانی کو "شوق ہم سفر میرا" کے زیر عنوان کتابی صورت میں منظر عام پر لاکر بزم احباب میں اسے دانش وروں شاعروں ادیبوں اور معاشرے کے حوالے کردیا ہے۔ اور اب وہ اس کا پوسٹ مارٹم کررہے ہیں۔

بعض ناقدین نے اسے سادگی اور پرکاری کا حسین امتزاج قرار دیا ہے اور کچھ کا خیال ہے کہ اس سفرنامہ میں اس قدر معلومات موجود ہیں کہ اسے ریفرنس بک کے طور پر استعمال کیا جاسکتا ہے۔

آگے چل کر وہ کہتے ہیں کہ ابدالی روڈ پر واقع ایک بڑے ہوٹل میں آج کی شام داؤد طاہر کے نام گزشتہ چند برسوں کے دوران یہ واحد ادبی تقریب ہے جس میں کرسیاں بہت زیادہ ہونے کے باوجود کم دکھائی دیتی ہیں۔ منتظمین تقریب کے اختتام تک مہمانوں کو کرسیاں فراہم کرنے میں سرگرم نظر آرہے ہیں۔ ہال میں ادیبوں شاعروں تخلیق کاروں اور صاحبان ذوق کا جمگھٹا ہے۔ سٹیج پر میر مجلس اور سپیکر قومی اسمبلی سید یوسف رضا گیلانی کے ایک طرف پروفیسر خالد پرویز۔ امجد اسلام امجد اور صاحب کتاب داؤد طاہر اور دوسری طرف راحت نسیم ملک ایڈیشنل کمشنر انکم ٹیکس عطاء الحق قاسمی اور اقبال ساجد صاحب بیٹھے ہیں۔ اس میں متعدد افراد نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اور کہا گیا کہ داؤد طاہر کو شریف ترین سفر کا شریف ترین نامہ نگار قرار دیا جاتا ہے۔ اس رپورٹ میں یہ بھی تحریر ہے کہ سفرنامہ پڑھ کر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ میں ان کے ساتھ امریکہ دیکھ رہا ہوں۔ اس میں معلومات تحقیق دریافت اور تخلیق سب کچھ ہے اور آپ یقین کیجئے کہ اتنے خوبصورت سفرنامے میری نظر سے بہت کم گذرے ہیں۔ یہ بات پیر ریاض حسین قریشی نے کہی۔

امجد اسلام امجد نے کہا کہ اس کتاب میں درج عطاء الحق قاسمی اور مستنصر حسین تارڑ کی آراء بڑی وقیع ہیں۔ یہ پہلی کتاب ہے جس کی تعریف دونوں نے ایک ساتھ کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ کتاب کا کمال یہ ہے کہ اسے جہاں سے چاہیں پڑھ لیں۔ موضوع کی دلچسپی مصنف کی سچائی اور واقعات کی جزئیات نگاری متوجہ کرتی ہیں۔

طارق معین کہتے ہیں۔ یہ تقریب کئی اعتبار سے منفرد اور کامیاب رہی۔ خوبصورت مضامین پڑھے گئے۔ مقررین نے کتاب پڑھنے کے بعد اس کا جائزہ لیا۔ ادبی نوعیت کی تقریب ہونے کے باوجود عطاء الحق قاسمی امجد اسلام امجد اور سید یوسف رضا گیلانی کے چٹکلوں تیکھے جملوں اور لطیفوں نے لوگوں کو اتنا ہنسایا کہ بعض اصحاب کی آنکھوں سے آنسو چھلک پڑے۔ "جاتیرا امریکہ دیکھ لیا" کے مصنف زاہد علی واسطی اور ترکی کے سفرنامہ نگار جلال الدین صدیقی بھی شریک محفل تھے۔ اور ان کی آنکھیں بہت کچھ کہتی رہیں۔ یہ اور بات ہے کہ کسی نے اس طرح دھیان نہیں دیا۔ یہ دونوں شخصیات بڑی خاموشی کے ساتھ اپنا ادبی علمی اور فنی سفر جاری رکھے ہوئے ہیں۔

نوائے وقت ملتان کی 31۔ اکتوبر کی اشاعت میں فیاض تحسین نے دیگر امور کے متعلق بیوروکریٹس تخلیق کار اور لکھاری کے حوالے سے کہا یہ جو ہم نے ادب اور بیوروکریٹس کے تعلق کی داستان سنائی ہے طویل تو ہے لیکن بلاوجہ نہیں۔ اس مرتبہ بیوروکریسی اور ادب کا تعلق ضلع کچہری سے نہیں۔ بلکہ انکم ٹیکس کے دفاتر سے ہے ابھی حال ہی میں داؤد طاہر جو کمشنر انکم ٹیکس ہیں ایک سفرنامہ لے کر ادبی منظر پر ابھرے ہیں شوق ہم سفر میرا ان کے امریکہ میں چند روز گزارنے کی داستان ہے حیرت کہ چند روز امریکہ میں رہنے کے دوران انہوں نے امریکی کلچر سیاست معیشت اور تاریخی عمارتوں اور دیگر معاملات کے بارے میں نہ صرف معلومات اکٹھی کیں بلکہ ان کا اظہار اتنے خوبصورت پیرائے میں کیا کہ وہ ایک ادبی سفرنامہ بن گیا ہے۔ داؤد طاہر کا نام اس سے پیشتر کسی ادبی حوالے سے سامنے نہیں آیا تھا۔ اب جو آیا ہے تو جانے کا نام ہی نہیں لیتا۔ فیاض تحسین مزید کہتے ہیں محمد داؤد طاہر نہایت شریف النفس انسان ہیں۔ اور ایک نہایت متین بیوروکریٹ۔ میں نے ان کی صرف ایک جھلک دیکھی ہے۔ چند دن پیشتر میں راحت نسیم ملک سے ملنے ان کے دفتر گیا تو چند لمحوں کے لئے ان سے ملا۔ ان کو دیکھ کر احساس ہوا کہ جو تصویر میں نے ان کی ان کا سفرنامہ پڑھ کر بنائی تھی۔ وہ ہو بہو اسی طرح کے ہیں۔ عموماً لکھنے والے اپنی تحریروں میں نظر آنے والی شخصیت سے مختلف ہوتے ہیں............

محمد داؤد طاہر کا سفرنامہ شوق ہم سفر میرا اس لحاظ سے مختلف ہے کہ وہ طے شدہ ادیب نہ ہونے کے باوجود زبان و بیان کے لحاظ سے پختہ کار ہیں۔ اس کتاب کی دوسری خوبی یہ ہے کہ داؤد طاہر نے اسے سفرنامہ ہی رہنے دیا ہے۔"

اس سفرنامہ کے متعلق لکھا تو بہت سے اخباروں میں گیا ہے۔ ہم انہی چند اقتباسات پر اکتفا کرتے ہیں اور ایک دفعہ پھر محمد داؤد طاہر کو

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ظفر احمد گوندل

میرا خاندان

1- میرے نانا جان چوہدری غلام محمد گوندل چک نمبر 99 شمالی سرگودھا کو حضرت بانی سلسلہ کا رفیق ہونے کا شرف حاصل ہے- 1902ء میں بیعت کی- اور تاحیات امیر جماعت چک نمبر 99 شمالی ضلع سرگودھا کے عہدہ پر فائز رہے-

2- میرے والد محترم چوہدری عبدالغنی صاحب 49-48ء میں چک نمبر 99 شمالی میں قائد مجلس رہے- زعیم بھی رہے- 47ء میں حضرت امام ثانی کی تحریک پر قادیان- مرکز کی حفاظت کے لئے گئے- اور فرقان فورس میں بھی گئے- تمغہ جرأت بھی ملا- اور پھر صدر جماعت گوندل فارم کوٹری کے عہدہ پر کام کرنے کی توفیق ملی-

3- میرے چچا چوہدری عبدالواحد گوندل نے لمبا عرصہ صدر جماعت چک نمبر 99 شمالی کے عہدہ پر کام کرنے کی توفیق پائی-

4- خاکسار (ظفر احمد گوندل) کو قائد مجلس گوندل فارم کوٹری کے عہدہ پر کام کرنے کی توفیق ملی- پھر قائد ضلع حیدر آباد کے عہدہ پر کام کیا- ابھی صدر جماعت گوندل فارم کوٹری کے عہدہ پر کام کرنے کی توفیق مل رہی ہے-

5- میری والدہ- مکرمہ عزیزہ بیگم- صدر لجنہ جماعت گوندل فارم رہ چکی ہیں-

6- میری چچی مکرمہ آمنہ بیگم- صدر لجنہ جماعت گوندل فارم رہ چکی ہیں-

7- میرے بھائی نصیر احمد گوندل- ضلع بدین کے قائد ضلع رہ چکے ہیں-

8- میرے چھوٹے بھائی- داؤد احمد گوندل- ضلع بدین کے قائد ضلع رہ چکے ہیں- اور ابھی جرمنی میں جماعتی عہدہ پر کام کر رہے ہیں- اس طرح ہم تینوں بھائیوں کو قائد ضلع کے طور پر کام کرنے کی توفیق ملی-

9- میری ہمشیرہ بشریٰ بیگم- صدر لجنہ جماعت گوندل فارم کوٹری ہیں-

10- میری ہمشیرہ ساجدہ رشید کراچی میں اپنے حلقہ کی سیکرٹری ہیں-

11- میری چھوٹی ہمشیرہ عابدہ جاوید- گوندل فارم کوٹری کی لجنہ کی جنرل سیکرٹری ہیں-

12- میرے بہنوئی چوہدری امان اللہ ناظم اصلاح وارشاد- جماعت گوندل فارم ہیں-

13- میرے دوسرے بہنوئی چوہدری نذیر احمد گوندل- زعیم انصار اللہ گوندل فارم ہیں-

14- میرے کزن ناصر احمد گوندل کراچی میں زعیم انصار اللہ حلقہ النور ہیں-

15- میرے کزن نعیم احمد گوندل کراچی ناظم اصلاح وارشاد خدام الاحمدیہ گوندل فارم ہیں-

16- میرے کزن ڈاکٹر مقصود احمد گوندل ناظم اصلاح وارشاد خدام الاحمدیہ گوندل فارم ہیں-

17- میرا بیٹا ڈاکٹر تنویر ظفر ناظم مال ضلع حیدر آباد اور ایڈیشنل سیکرٹری خدمت خلق ضلع حیدر آباد ہے-

18- میرا دوسرا بیٹا قائد مجلس گوندل فارم کوٹری ہے-

19- میری بیٹی عطیۃ الرحمن ناصرات الاحمدیہ گوندل فارم کی سیکرٹری ہے-

20- میرا بھانجا مبارک احمد گوندل حلقہ نگران معتمد اور ناظم اطفال گوندل فارم ہے-

21- میرا بھانجا جاوید احمد گوندل نائب قائد مجلس گوندل فارم ہے-

22- میرا بھانجا محمد افتخار ناظم صحت جسمانی جماعت گوندل فارم کوٹری ہے-

23- میری بھانجی فخر النساء کراچی میں اپنے حلقہ کی سیکرٹری مال ہیں- آخر میں دعا ہے- کہ خدا کرے- ہم سب کو جماعت کی بہتر رنگ میں خدمت کرنے کی توفیق ملتی رہے-

---

اعجاز احمد ایاز

ہمارا خاندان

میرے والد صوفی غلام محمد کاچیلو والے غالباً 1930ء میں چک نمبر 270 الف کاچیلو اور جماعت احمدیہ بڈہا کو ٹ جو کہ کاچیلو سے 5 میل کے فاصلہ پر ہے صدر و سیکرٹری مال مقرر ہوئے آپ پچاس سال تک صدر جماعت احمدیہ کے طور پر خدمات دینیہ بجالاتے رہے- آپ کاچیلو انصار اللہ کے زعیم نگران حلقہ میرپور خاص اور کچھ عرصہ آپ نے بطور نائب امیر ضلع میرپور خاص بھی کام کیا- میرے بھائی مبارک احمد طاہر مشیر قانونی صدر انجمن احمدیہ ہیں-

یہ عاجز سالہا سال مجلس خدام الاحمدیہ چک نمبر 270 الف کاچیلو کا قائد مجلس پھر سیکرٹری اصلاح وارشاد جماعت چک نمبر 270 الف نگران حلقہ مجالس ڈگری- زعیم مجلس انصار اللہ کاچیلو- نگران حلقہ مجالس انصار اللہ ڈگری و نگران حلقہ میرپور خاص- سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کاچیلو 1984ء تا 1991ء جماعت احمدیہ چک نمبر 270 الف میں بطور صدر خدمات دینیہ بجالاتے ہوئے کوٹری ضلع دادو منتقل ہو گیا ناظم صاحب ضلع حیدر آباد نے 1992ء زعیم مجلس انصار اللہ نامزد کیا امیر صاحب ضلع حیدر آباد نے نائب صدر کوٹری نامزد کیا-

خاکسار کی والدہ محترمہ موصیہ تھیں اور سالہا سال تک صدر لجنہ اماء اللہ چک نمبر 270 الف رہیں- محترمہ والدہ صاحبہ کی وفات کے بعد خاکسار کی خواشدامنہ محترمہ ریشم بی بی صاحبہ (وفات یافتہ) کو صدر لجنہ اماء اللہ کاچیلو منتخب کیا پھر خاکسار کی ہمشیرہ زینب بیگم صاحبہ صدر لجنہ منتخب ہوئیں پھر لگاتار خاکسار کی اہلیہ خورشید بیگم صاحبہ آمنہ صدر لجنہ اماء اللہ کاچیلو رہی ہیں اب کوٹری منتقل ہونے کے بعد کوٹری میں سیکرٹری خدمت خلق لجنہ خدمت دینیہ بجالا رہی ہیں-

خاکسار کے منجھلے بھائی برکات احمد میرپور خاص میں سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کے عہدے پر فائز تھے اب کراچی سیکرٹری تحریک جدید اریا دستگیر نائب زعیم کے طور پر خدمات دینی بجالا رہے ہیں

قصہ پارینہ

محترم ڈاکٹر بدر الدین احمد صاحب کا ایک مکتوب-

آج جب میں ڈاک خانے گیا تو مجھے آپ کے مشن (نائیجریا) کی ارسال کردہ کتب ملیں- ان کتب کو پاکر مجھے ایسے محسوس ہوا کہ گویا مجھے ایک خزانہ مل گیا ہے- حقیقت یہ ہے کہ آپ کا مشن لوگوں کی روحانی خوراک کا اسی طرح انتظام کر رہا ہے جس طرح ماں اپنے بچے کو دودھ دیتی ہے- فلپائن کے حاجی محمد صاحب نے مجھے لکھا ہے کہ انہوں نے آپ کی طرف سے دو کتابیں وصول کی ہیں- وہ لکھتے ہیں-

مجھے دو نہایت دلچسپ کتابیں ملی ہیں ایک تو An Outline جو این سیفی کی ہے اور دوسرے Life of Mohammad جس کے مصنف ایف آر حکیم ہیں- میں امید کرتا ہوں کہ ان کتابوں کی سینکڑوں کاپیاں مجھے مل سکیں گی تاکہ میں اپنے ان سکولوں کو فراہم کر سکوں جو میری نگرانی میں چل رہے ہیں- ڈاکٹر بدر الدین صاحب مزید کہتے ہیں کہ میں حاجی محمد صاحب کو لکھ رہا ہوں کہ وہ ان کتابوں کے حصول کے لئے بلاواسطہ آپ سے خط و کتابت

باقی صفحہ 6 پر

بقیہ صفحہ 3

سمجھے گا کہ خدا کے سوا ہر دوسری چیز سے ہر دوسری قید سے وہ آزاد ہو چکا ہے- (-) اے خدا! تو بہت ہی سننے والا اور بہت ہی جاننے والا ہے- اب دیکھیں کتنی پر حکمت دعا ہے- کتنی گہری دعا ہے اور ایک عورت کو سمجھائی گئی جو نبی نہیں تھی اور اللہ تعالیٰ نے اس کی ایسی قدر فرمائی کہ (کلام الٰہی) میں اس دعا کو ہمیشہ کے لئے محفوظ فرما دیا اور واقفین کے لئے اس دعا کو ایک ماڈل بنا کر پیش کیا- پس وقف نو کے سب بچے اسی دعا کی حکمت کا فیض ہیں جو میرے دل میں ڈالی گئی اور اسی کے نتیجہ میں یہ وقف نو کی تحریک ہوئی-

(جب) (-) کہہ تو یہ بیٹھی تھیں کہ جو کچھ ہے تیرے حضور ہے اور دماغ میں یہ تھا کہ لڑکا ہو گا- یہ بھی خدا کے عجیب رنگ ہیں- (کلام الٰہی) میں جب آپ یہ دعائیں پڑھتے ہیں اور ان کی قبولیت کا حال دیکھتے ہیں تو بہت ہی لطیف مذاق خدا کی طرف سے چلتا ہے- ایک بہت ہی گہرا رابطہ ہے دعا میں اور قبولیت میں- اللہ تعالیٰ نے کہا اچھا' جب تو نے یہ کہا کہ جو کچھ ہے تو پھر میری مرضی جو کچھ پیدا کروں- ضروری نہیں کہ بیٹا ہی ہو- چنانچہ جب بیٹی پیدا ہوئی تو اس نے کہا (-) میری تو بیٹی پیدا ہو گئی- (-) حالانکہ خدا زیادہ جانتا ہے کہ اس نے کیا پیدا کیا تھا- اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ خدا کو بتا رہی تھی کہ بیٹی ہے حالانکہ وہ جانتا ہے- یہ تو عام سادہ معنی ہیں- لیکن اس سے بھی زیادہ گہرے معنی یہ ہیں کہ اس کو کیا خبر تھی کہ جو بیٹی پیدا کر رہی ہے وہ بیٹوں سے بہت افضل ہو گی- وہ تو ظاہر کو دیکھ رہی ہے لیکن میں نے اس کی آزمائش بھی کر لی اور اس کی دعا کو اعلیٰ رنگ میں قبول کیا ہے- پس خدا کے لطائف میں کوئی انسانی لطائف کا رنگ نہیں ہوتا کہ جس کے نتیجہ میں دوسرے کو تکلیف پہنچے اور بھونڈا مذاق ہو- خدا کے مذاق میں بھی ایک نعمت چھپی ہوئی ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے قبولیت کے بہت ہی لطیف رنگ ہیں- کس رنگ میں وہ قبول کرتا ہے- بظاہر دعا کے نقائص کی طرف انسان کو متوجہ بھی کر دیتا ہے اور پھر پردہ پوشی بھی فرما دیتا ہے- بہرحال فرمایا (-) مرد جو بھی ہو وہ اس عورت جیسا نہیں ہو سکتا- اس کا ایک مطلب تو یہ ہے کہ عام بچوں کی کیا بات ہے- عام لڑکوں کا کیا ذکر- وہ اس لڑکی کا مقابلہ نہیں کر سکتے- یہ ایک بہت ہی عظیم الشان لڑکی ہے- دوسرا فرمایا- (-) اس جیسا اپنی نوعیت کے لحاظ سے کوئی لڑکا نہیں ہو سکتا- کیونکہ اس کے اندر وہ صفات بھی رکھ دی گئی ہیں جن کے نتیجہ میں عورت مرد کی محتاج ہوتی ہے اور بچہ پیدا کرتی ہے اور پیدائش کی صفات بھی رکھ دی گئی ہیں- یہ اکیلی کافی ہے- اس کو کسی مرد کی ضرورت نہیں- تو اس لحاظ سے عورتوں میں تو افضل تھی ہی مردوں پر بھی سبقت لے گئی- پس (کلام الٰہی) کی دعاؤں پر جب آپ غور کیا کریں تو اس کے پس منظر کو غور سے پڑھا کریں- بعد میں آنے والے مضمون کو غور سے دیکھا کریں تو آپ کی دعاؤں میں بھی وسعت پیدا ہو گی- آپ کی دعاؤں میں گہرائی پیدا ہو گی- الفاظ وہی ہوں گے لیکن ان کے معانی پھیلتے چلے جائیں گے اور ایک دفعہ کا مضمون کافی نہیں ہو گا بلکہ جتنا آپ غور کریں گے یہ میرا تجربہ ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کو اور مضامین انہی دعاؤں میں ملتے چلے جائیں گے- چنانچہ فرمایا- (-)

پس اس کے رب نے اس بچی کو قبول فرما لیا- (-) بہت ہی حسین قبولیت تھی (-) اور اس کی پرورش کی اور اس کو بڑھایا بہت ہی خوبصورت اور حسین رنگ میں- پس واقفین نو پیش کرنے والوں کے لئے یہ نمونہ ہے کہ وہ بھی اپنے واقفین نو بچوں کی اسی رنگ میں تربیت کریں- کہ عام بچوں سے مختلف دکھائی دیں- بہت ہی حسین اور دلکش انداز میں ان کو پالا پوسا جائے اور پروان چڑھایا جائے لیکن دعا کے نتیجہ میں یہ توفیق مل سکتی ہے-

(ذوقِ عبادت اور آدابِ دعا ص 329 تا ص 336)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

ڈھاکہ کی تاریخ کی بدترین آتشزدگی

ڈھاکہ کے شہر میں کپڑے کی سب سے بڑی مارکیٹ کو جو آگ لگی تھی اور جس میں سینکڑوں دکانیں جل کر راکھ ہو گئی تھیں کہا جاتا ہے کہ کئی لوگ اس آگ میں جل کر ہلاک ہو گئے۔ اب بہت سے لوگوں کی تلاش جاری ہے جو یا تو لاپتہ ہیں یا اس آگ کے ملبے میں نیچے پڑے ہوئے ہیں۔ اس آتشزدگی کو ڈھاکہ کی تاریخ کی بدترین آگ بتایا گیا ہے۔

کہا گیا تھا کہ اس علاقے میں جو آگ سے بچاؤ کے لئے انتظام ہونے چاہئیں تھے۔ وہ موجود نہیں تھے۔ جو لوگ لاپتہ ہیں ان کے رشتہ داروں نے رات بھر ملبہ اٹھا کر اپنے لوگوں کی تلاش جاری رکھی۔ جب حادثہ وقوع پذیر ہو جاتا ہے تو پھر سوچا جاتا ہے کہ کیا کیا جانا چاہئے تھا۔ اگر وقفہ وقفہ کے ساتھ جائزہ لیا جاتا رہے تو ایسے حادثات بہت کم وقوع پذیر ہوں لیکن حادثے سے پہلے یہی خیال ہوتا ہے کہ سب ٹھیک ہے اور پھر اچانک حادثہ ہونے پر کوئی تیاری بھی نہیں ہوتی کہ کس طرح حادثہ کے نقصان کو کم سے کم کیا جا سکے۔

OOO

بھارت کا ایٹمی پروگرام

ہندوستان کی سب سے بڑی حزب اختلاف کی پارٹی نے کہا ہے کہ اگر وہ اقتدار میں آ گئی تو وہ اپنے ایٹمی پروگرام کو جاری رکھے گی۔ ویسے بھی ہندوستان کے متعلق کہا جاتا ہے کہ انہوں نے یہ کوششیں شروع کر دی ہیں کہ پاکستان کو امریکہ کی طرف سے جو اسلحہ ملے گا اس کا مقابلہ کرنے کے لئے وہ مزید اور جدید تر اسلحہ حاصل کرنے کی ایک مہم شروع کر دے گا۔ ہندوستانی براڈ کاسٹنگ سسٹم کی طرف سے یہ بیان دیا گیا کہ امریکہ پاکستان کو جدید اسلحہ مہیا کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اور اس طرح پاکستان کو اسلحہ مہیا کئے جانے سے علاقہ کا استحکام خطرے میں پڑ جائے گا۔ لوک سبھا کو یہ بھی بتایا گیا کہ امریکہ سے یہ کہہ دیا گیا ہے کہ ہمیں اس بات پر سخت تشویش ہے۔ لوک سبھا میں ہندوستان اور چین کے بہتر تعلقات کا بھی ذکر کیا گیا اور کہا گیا کہ دونوں ممالک چاہتے ہیں کہ دوستانہ روابط کو بڑھایا جائے۔ اس موقعہ پر چائینز نیشنل پیپلز کانگریس کے چیئرمین کے ہندوستانی دورے کا بھی ذکر کیا گیا۔

OOO

مقبوضہ کشمیر میں انتخابات؟

کے وزیراعظم نرسیمارا ؤ نے فیصلہ کیا تھا کہ دسمبر میں مقبوضہ کشمیر میں انتخابات کروائے جائیں لیکن الیکشن کمیشن نے وہاں کا دورہ کر کے محسوس کیا کہ الیکشن نہیں کروائے جا سکتے۔ چنانچہ وزیراعظم بھارت نے دسمبر کی بجائے اب مارچ میں الیکشن کروانے کے ارادے کا اظہار کیا ہے۔ لیکن وہاں کی سب سے بڑی حزب اختلاف پارٹی بی۔ جے۔ پی۔ نے لوک سبھا میں اس بات پر کھل کر اعتراض کیا کہ راؤ کیوں دسمبر میں انتخابات نہیں کروا رہے۔ انہوں نے کہا کہ اس طرح عوام الناس کو گمراہ کیا جا رہا ہے اور انہیں صحیح حالات کا اندازہ نہیں ہونے دیا جاتا۔ بی۔ جے۔ پی۔ کے رہنما اٹل بہاری باجپائی نے یہ بھی کہا کہ اگر عسکریت پسندوں سے ڈر کر انتخابات کو ملتوی کیا جائے تو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ عسکریت پسند لوگ جو چاہیں ہم سے منوا لیں۔ بھارت میں اکثر و بیشتر پاکستان پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ کشمیر کے گوریلوں کو وہ اسلحہ دے رہا ہے۔ اسلام آباد میں بار بار شدت کے ساتھ اس کی تردید کی ہے۔

OOO

غیر ملکیوں کی پاکستان سے واپسی

وزیر داخلہ میجر جنرل ریٹائرڈ نصیر اللہ خاں بابر نے گذشتہ روز کہا کہ ہم غیر قانونی طور پر پاکستان میں بسنے والے تمام بیرونی ممالک کے لوگوں کو واپس ان کے اپنے اپنے ملک بھیجیں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہم اس بات کو ہرگز برداشت نہیں کریں گے کہ دوسرے ملکوں کے لوگ یہاں آ کر دہشت گردی کا مظاہرہ کریں۔ وزیر داخلہ نوشہرہ میں ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن سے خطاب کر رہے تھے۔ اس سے پہلے بھی وہ اس قسم کے بیان دے چکے ہیں اور ان بیانات کے نتیجہ میں بنگلہ دیش نے کہا ہے کہ وہ کسی ایسے شخص کو واپس لینے کے لئے تیار نہیں جس کے پاس بنگلہ دیشی ہونے کا باقاعدہ ثبوت نہ ہو۔ اگرچہ چند سو افراد واپس تو گئے ہیں لیکن مزید کے واپس جانے کا امکان نظر نہیں آتا۔ بنگلہ دیش نے ہوائی کمپنیوں سے بھی کہا ہے کہ وہ مسافروں کے متعلق خاص طور پر یہ معلوم کرنے کی کوشش کیا کریں کہ ان کے پاس بنگلہ دیش میں رہائش کے لئے ضروری کاغذات ہیں کہ نہیں۔ اگر کوئی کمپنی ایسے مسافروں کو یہاں لائے گی جن کے پاس ضروری کاغذ نہیں ہوں گے۔ تو ان مسافروں کو واپس لے جانے کی ذمہ دار ہو گی اور اس بات کا بھی امکان ہے کہ ایسی کمپنیوں کو جرمانے کئے جائیں۔

بنگلہ دیش کی سیاست میں امریکہ کی دلچسپی

بنگلہ دیش کی سیاسی جماعتوں سے امریکہ نے کہا ہے کہ وہ لچک پیدا کریں اور مفید راہیں اختیار کرنے کی کوشش کریں۔ انیس ماہ سے بنگلہ دیش میں حکومت اور حزب اختلاف کا آپس میں جھگڑا چل رہا ہے۔ حزب اختلاف چاہتی ہے کہ وزیراعظم بیگم خالدہ ضیاء وزارت عظمیٰ چھوڑ دیں اور غیر جانبدار نگران حکومت کے زیر اثر نئے انتخابات کروائیں۔ لیکن بیگم خالدہ ضیاء کا کہنا ہے کہ وہ عوام الناس کے مینڈیٹ سے اقتدار میں آئی ہیں اور ان کے خیال میں ان ہی کے نگران وزیراعظم کے طور پر انتخابات کروانے چاہئیں۔ امریکہ نے یہ بات صدر عبدالرحمان بسواس کے پارلیمنٹ توڑنے کے تین دن بعد کہی۔ وزیراعظم خالدہ ضیاء نے حزب اختلاف کو دعوت تھی کہ وہ انتخابات کے سلسلے میں ان سے گفتگو کریں۔ شیخ حسینہ واجد جو عوامی لیگ کی سربراہ ہیں نے ٹیلیفون پر گفتگو تو کی لیکن بالمشافہ گفتگو کرنے کا موقعہ نہیں آیا۔ چنانچہ جب خالدہ ضیاء نے دیکھا کہ حزب اختلاف ان کی بات ماننے کے لئے تیار نہیں تو انہوں نے صدر مملکت کو مشورہ دیا کہ وہ پارلیمنٹ کو توڑ دیں اور نئے انتخابات کروائے جائیں۔ حسینہ واجد کا کہنا ہے کہ جب تک بیگم خالدہ ضیاء اپنے عہدے پر قائم ہیں اس وقت تک منصفانہ انتخابات کا امکان نہیں ہے۔

OOO

شذرات

گذشتہ دنوں لاہور میں گوئٹے انسٹی ٹیوٹ میں ایک سیمینار منعقد کیا گیا جس میں مقررین نے اس ضرورت پر زور دیا کہ اخبارات اپنی فروخت کو بڑھانے کے لئے مصالحہ دار سرخیاں اور تصاویر شائع نہ کریں۔ اس میں اخبارات میں چھپنے والی خبریں نوجوانوں کے کردار پر اثر انداز ہوتی ہیں اور اگر ان خبروں کو سرخیوں اور تصاویر کے ساتھ زیادہ چٹ پٹی بنا دیا جائے تو ماحول جلد بگڑنے لگتا ہے۔ پروفیسر رضی عابدی نے اپنے افتتاحی خطاب میں کہا کہ اخبارات کو چاہئے کہ وہ اپنی خبریں نہایت احتیاط کے ساتھ منتخب کریں اور بہتر طریق پر پیش کریں۔ جیسا کہ چند سال پہلے تک کیا جاتا تھا۔ مقتولین کی تصاویر اور قابل اعتراض مناظر دکھانے سے قارئین کے اخلاق پر اور ان کے احساسات پر بھی برا اثر پڑتا ہے۔ قومی اخبارات میں ایسی باتیں ہرگز شائع نہیں ہونی چاہئیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ وہ باتیں جو آج سے کچھ عرصہ قبل ناپسندیدہ سمجھی جاتی تھیں اب باقاعدگی کے ساتھ اردو اور انگریزی اخبارات میں شائع ہو رہی ہیں پروفیسر عابدی نے کہا کہ ایسا لگتا ہے کہ تشدد کی خبریں اقتصادی طور پر اخبارات کے لئے مفید سمجھی جاتی ہیں۔ اور ان کے بغیر کہا جاتا ہے کہ گزارا نہیں ہوتا۔ لیکن جہاں تک تشدد کے عنصر کا تعلق ہے یہ ایک اچھی سوسائٹی میں ناقابل برداشت ہے۔ اور اس بات کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کہ اخباروں میں ایسی باتوں کی اشاعت برا اثر پیدا کرتی ہے۔ خاص طور پر جب یہ باتیں مبالغہ کے ساتھ پیش کی جاتی ہیں۔ اس موقعہ پر پنجاب یونین آف جرنلسٹس کے صدر ثقلین ایمان نے کہا کہ پریس کی آزادی اور اظہار رائے کی آزادی ایسی باتیں ہیں جنہیں اگر احتیاط کے ساتھ استعمال نہ کیا جائے تو سینکڑوں زندگیوں کے لئے تباہ کن اثرات پیدا کرتی ہیں خاص طور پر ایک جمہوری سوسائٹی میں۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ بات صرف پاکستان کے ساتھ تعلق نہیں رکھتی۔ یہ تمام جمہوری ملکوں کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ اور ان تمام ملکوں میں پریس کی آزادی غلط راستوں پر لے جاتی ہے۔ البتہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ سارے اخبار ایسے نہیں ہیں اور بعض اخبارات کی خامیوں اور غلطیوں کی وجہ سے سب کو مطعون نہیں کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ کوئی ایسی تنظیم ہونی چاہئے جو مستقل طور پر جرنلسٹوں کی رہنمائی کرتی رہے۔

حقوق انسانیت کی پاسدار طاہرہ مظہر علی نے اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ اخبار نویسوں کو غلط راستے پر ڈالنے کی ذمہ داری 1970ء کے دہاکے میں مارشل لاء پر آتی ہے۔ انہوں مزید کہا کہ اخبارات میں جو اصل مسائل ہیں ان کا تو ذکر نہیں کیا جاتا غیر مسائل سامنے لائے جاتے ہیں اور اس طرح لوگوں کے مذاق بدلے جا رہے ہیں۔

بقیہ صفحہ 4

مبارک باد دیتے ہیں کہ وہ ایک دھماکے کے ساتھ ادبی دنیا میں داخل ہوئے ہیں اور ہماری خواہش ہے کہ اس دھماکے کی آواز جاری رہے۔ ہم سنتے رہیں اور لطف اٹھاتے رہیں۔

(ادارہ)

بقیہ صفحہ 5

کریں۔

یہ خط ڈاکٹر بی ڈی احمد صاحب نے جیسلٹن برٹش نارتھ بورنیو سے لکھا تھا۔ اس کے ساتھ ٹروتھ کا ادارتی نوٹ ان کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہے کیونکہ ڈاکٹر صاحب بیمار تھے اور ہسپتال میں داخل تھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرمہ نعمانہ ملک صاحبہ بنت مکرم منصور احمد صاحب ٹاؤن شپ لاہور شگاگو یونیورسٹی میں فارمیسی کا فائنل امتحان دے رہی ہیں۔ ان کی کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

فضل عمر ہسپتال میں ڈینٹل سرجن کی آمد

○ مکرم ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب ڈینٹل سرجن فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مورخہ 95-12-8 بروز جمعہ صبح 8 تا 12 بجے اور 3 تا 5 بجے شام مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ضرورتمند احباب ڈاکٹر صاحب کی موجودگی سے فائدہ اٹھائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ)

اعلان دار القضاء

○ (مکرم معین الدین بابت ترکہ مکرم رحمت علی صاحب)

مکرم معین الدین صاحب B-29 سیکٹر 35/A کورنگی کراچی نے درخواست دی ہے کہ میرے والد چوہدری رحمت علی صاحب ابن چوہدری گلاب دین صاحب، بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کے نام قطعات نمبر 8/8 واقع محلہ دارالیمن برقبہ دو کنال نمبر 18/16 دارالیمن برقبہ دس مرلے الاٹ شدہ ہیں۔ لہٰذا مذکورہ جائیداد ورثاء میں تقسیم کر دی جائے۔ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

1۔ مکرم معین الدین صاحب (بیٹا)
2۔ مکرم چوہدری امین الدین صاحب طاہر (بیٹا)
3۔ مکرم ناصر الدین صاحب (بیٹا)
4۔ مکرم سلطان علی صاحب (بیٹا)
5۔ مکرمہ مبارکہ منصورہ صاحبہ (بیٹی)
6۔ مکرمہ ناصرہ مقصود صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

گمشدہ سند

○ مکرمہ مسرت شاہین صاحبہ 2-10/1 اسلام آباد حال وارد ربوہ کی پی ٹی سی کی سند رول نمبر A6649161 جاری کردہ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد کہیں گر گئی ہے۔ اگر کسی کو ملے تو دفتر صدر عمومی میں پہنچا دیں۔

گمشدہ نقدی

○ دار الرحمت وسطی (بیت ناصر) اور غلہ منڈی کے درمیان مورخہ 95-11-2 کو کچھ نقدی گر گئی ہے۔ جس کو ملے براہ کرم دفتر الفضل میں پہنچا دیں۔

واقفین نو کی تربیت میں سب سے زیادہ زور دعا پر ہونا چاہئے

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے فرمایا:

یہ بتانا ضروری ہے کہ سب سے زیادہ زور تربیت میں دعا پر ہونا چاہئے یعنی ان بچوں کے لئے ہمیشہ دردمندانہ دعائیں کرنا اور ان بچوں کو دعا کرنا سکھانا اور دعا کرنے کی تربیت دینا تاکہ بچپن ہی سے یہ اپنے رب سے ایک ذاتی گہرا تعلق قائم کرلیں اور اس تعلق کے پھل کھانے شروع کر دیں۔ جو بچہ دعا کے ذریعے اپنے رب کے احسانات کا مشاہدہ کرنے لگتا ہے وہ بچپن ہی سے ایک ایسی روحانی شخصیت حاصل کر لیتا ہے جس کا مربی ہمیشہ خدا بنا رہتا ہے اور دن بدن اس کے اندر وہ تقدس پیدا ہونا شروع ہو جاتا ہے جو خدا کے سچے تعلق کے بغیر پیدا نہیں ہو سکتا۔ اور دنیا کی کوئی تعلیم اور کوئی تربیت وہ اندرونی تقدس انسان کو نہیں بخش نہیں سکتی جو خدا تعالیٰ کی معرفت اور اس کے پیار اس کی محبت کے نتیجے میں نصیب ہوتا ہے۔ پس ان بچوں کی تربیت میں دعاؤں سے بہت زیادہ کام لیں۔ خود ان کے لئے دعا کریں اور ان کو دعا کرنے والے بچے بنائیں۔ میں امید رکھتا ہوں کہ ان ذرائع کو اختیار کر کے انشاء اللہ تعالیٰ جماعت کے سپرد کرنے سے پہلے پہلے ہی یہ بچے ہر قسم کے حسن سے آراستہ ہو چکے ہوں گے اور ایسے ماں باپ بڑی خوشی کے ساتھ اور کامل اطمینان کے ساتھ ایک ایسی قربانی خدا کے حضور پیش کر رہے ہوں گے جسے انہوں نے اپنی توفیق کے مطابق خوب سجا کر اور بنا کر خدا کے حضور پیش کیا ہوگا اللہ تعالیٰ ہمیں ان اعلیٰ تقاضوں کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(خطبہ فرمودہ 17 فروری 1989ء)

تحریک جدید کے وعدہ جات

○ تحریک جدید کے نئے سال کے وعدے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے درج ذیل ارشادات کی روشنی میں کم از کم معیار کی بجائے زیادہ سے زیادہ معیار پر حاصل کئے جائیں۔

"اس کثرت کے ساتھ جماعت میں دنیا کی دلچسپی بڑھ رہی ہے اور اس تیزی سے مطالبے آرہے ہیں کہ اگر ہمارے موجودہ وسائل اسی طرح رہیں تو ناممکن ہے کہ ہم دنیا کی ضرورتیں پوری کر سکیں۔ ایک U.S.S.R (روس) کا میدان ہی اتنا وسیع ہے اور وہاں کی ضروریات اتنی زیادہ ہیں کہ اگر جماعت اپنے تمام موجودہ وسائل کو بھی U.S.S.R کے لئے وقف کر دے تب بھی وہ ضرورتیں پوری نہیں ہو سکتیں۔"

(خطاب حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع 91-7-6 بمقام ٹورنٹو کینیڈا)

فرمایا

"بے انتہاء کام کی ضرورت ہے بے انتہا قربانیوں کی ضرورت ہے بے حد واقفین کی ضرورت ہے بے حد مالی قوت کی ضرورت ہے اور ہم جب اپنے اوپر نظر کرتے ہیں تو بہت ہی کمزور اور حقیر اور بے بس اپنے آپ کو پاتے ہیں۔ یورپ کے دورہ میں ان خیالات میں مگن ہوتے ہوئے میں سوچتا رہا اور میری فکر بڑھتی گئی۔............ دعا کی طرف اور زیادہ اور بھی زیادہ مائل کرتی رہی .... لیکن ساتھ ہی میں نے بڑے غم اور دکھ کے ساتھ یہ بھی محسوس کیا کہ جماعت کے ایک طبقہ میں ابھی پوری طرح قربانی کا وہ احساس نہیں جو ان مشکلات کے مقابل پر ہونا چاہئے۔"

فہرست ہائے وعدہ جات میں غیر معیاری قربانیاں دیکھ کر حضرت صاحب نے تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا

"پھر ان لوگوں کی فہرستوں کا مطالعہ کیا جو چندہ دیتے ہیں۔ ایک حصہ ان میں ایسا پایا جن کو خدا نے بہت کچھ دیا لیکن مقابل پر بہت تھوڑا پیش کرتے ہیں وہ پیش نہیں کرتے جس سے ان کو محبت ہے۔ وہ پیش کرتے ہیں جو وہ زائد از ضرورت سمجھ کر پھینک سکتے ہیں۔"

(وکیل المال اول تحریک جدید)

معلمین وقف جدید کی کلاس

○ دفتر وقف جدید کے تحت مستقل معلمین کی کلاس جنوری 1996ء میں شروع ہو رہی ہے۔ ایسے میٹرک پاس نوجوان جو خدمت دین کا شوق اور جذبہ رکھتے ہوں وہ اپنی درخواستیں مقامی صدر صاحب کی تصدیق سے مع درج ذیل کوائف دفتر وقف جدید کو 31۔ دسمبر 1995ء تک بھجوا کر ممنون فرماویں۔

نام۔ ولدیت۔ سکونت۔ تعلیم مع نقل سند۔ تاریخ بیعت۔ ناظرہ کلام الٰہی۔ عبادت باترجمہ۔

(ناظم ارشاد)

نظارت تعلیم کے اعلانات

○ وہ طلباء و طالبات جنہوں نے سال 1995ء کے تعلیمی سیشن میں B.Sc یا M.Sc میں داخلہ لیا ہو یا پھر 31 دسمبر 95ء تک ان میں داخلہ لینے کا ارادہ رکھتے ہوں ان طلباء و طالبات کو یونیورسٹی گرانٹس کمیشن نے پریذیڈنٹس ٹیلنٹ فارمنگ سکیم کے تحت سکالرشپ دیتی ہے۔

B.Sc میں مندرجہ ذیل مضامین اختیار کرنے والے اس سکالرشپ کے حقدار ہو سکتے ہیں۔ فزکس، کیمسٹری۔ میتھ۔ بیالوجی۔ شماریات۔ اکنامکس۔ کمپیوٹر سائنس۔

شرائط:۔ ایم ایس سی میں سکالرشپ حاصل کرنے کے لئے مندرجہ ذیل مضامین میں کسی ایک میں داخلہ ضروری ہے۔ فزکس۔ کیمسٹری۔ میتھ۔ اکنامکس۔ شماریات۔ بیالوجی۔ زوآلوجی۔ باٹنی۔ مائیکرو بیالوجی۔ کمپیوٹر سائنس۔ بائیوکیمسٹری اور فزیالوجی۔

طلباء و طالبات نے گزشتہ تمام تعلیمی سالوں میں فرسٹ کلاس حاصل کی ہو۔ سکالرشپ حاصل کرنے کے لئے ایک ٹیسٹ پاس کرنا بھی ضروری ہے۔ اس بارہ میں مزید معلومات نظارت تعلیم سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔

امداد طلباء مخیر احباب کی خدمت میں ضروری گزارش

○ شعبہ امداد طلباء اس وقت انتہائی اعانت کا محتاج ہے۔ تعلیم کے بڑھتے ہوئے اخراجات کی وجہ سے اس شعبہ کے وظائف بہت بڑھ گئے ہیں۔ اس کے لئے احباب جماعت سے گزارش ہے کہ تعلیم جو کہ وقت کی ایک اہم ضرورت ہے کے لئے زیادہ سے زیادہ عطیات و صدقات شعبہ امداد طلباء کے لئے بھجوائیں تاکہ ضرورت مند طلباء کی حسب ضرورت امداد کی جا سکے۔

امید ہے تمام مخیر احباب اس کار خیر میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں گے۔ یہ رقم بمد امداد طلباء خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کروا سکتے ہیں۔ براہ راست نگران امداد طلباء معرفت نظارت تعلیم کو بھی یہ رقوم بھجوائی جا سکتی ہیں۔

(نگران امداد طلباء)

عطیۂ خون

خدمت بھی
عبادت بھی

(ایڈیشنل ناظم خدمت خلق۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: 3- دسمبر-1995ء
درجہ حرارت کم از کم 8 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 21 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے اپنی پارٹی میں باغیوں کی سرکوبی کا حکم دیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ ہماری پارٹی نے کھلے عام کرپشن کے خلاف جہاد کیا ہے اس سلسلے میں مزید مثبت اقدامات کا خیر مقدم کریں گے لیکن کسی کو ڈسپلن توڑنے کی اجازت نہیں دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ کراچی میں دہشت گردوں کے خلاف موثر کارروائی کے بعد ناپسندیدہ افراد دوسرے علاقوں کا رخ کر رہے ہیں۔ عوام کے جان و مال اور عزت و آبرو کا تحفظ حکومت کی اولین ذمہ داری ہے۔

○ پنجاب پیپلز پارٹی کے جنرل سیکرٹری مسٹر امان اللہ کو ان کے عہدے سے ہٹا دیا گیا ہے۔ ان کی جگہ پر شجاعت حسنین کو پیپلز پارٹی کا سیکرٹری جنرل بنا دیا گیا۔ مسٹر امان اللہ کو ڈسپلن کی خلاف ورزی پر ہٹایا گیا۔ دیگر تین باغی ارکان کو شوکاز نوٹس دیا گیا ہے۔ برطرف شدہ لیڈر مسٹر امان اللہ نے کہا کہ "مافیا" نے یہ کام کرایا ہے۔ ساری پارٹی کرپٹ لوگوں کے خلاف اٹھ کھڑی ہوئی ہے۔ اہم اصولوں کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ پارٹی کے ۲۲۔ ارکان ہمارے ساتھ ہیں۔ پیپلز پارٹی کے باغی ارکان نے کہا ہے کہ استعفیٰ قوم کے سامنے دیں گے۔ انہوں نے بھی دعویٰ کیا کہ مزید ارکان ہمارے ساتھ ہیں۔

○ پیپلز پارٹی پنجاب کے برطرف شدہ سیکرٹری جنرل مسٹر امان اللہ نے کہا ہے میں دوبارہ منتخب ہو کر آؤں گا اور پیپلز پارٹی میں فارورڈ بلاک بناؤں گا۔ بے نظیر بھٹو کہیں تو بخوشی مستعفی ہو جاؤں گا۔ میری سیاست کی ابتداء اور انتہا بے نظیر بھٹو کے ساتھ رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ کرپٹ وزراء کا تیاپانچہ کرنے تک ہماری جنگ جاری رہے گی۔

○ مسلم لیگ (ج) کے باغی رکن اور سابق صوبائی وزیر مسٹر ریاض فتیانہ نے کہا ہے کہ میں اپنی پارٹی کی پنجاب کی جنرل سیکرٹری شپ سے استعفیٰ واپس نہیں لیا۔ اگر مجھ پر کرپشن کا الزام درست ہو تو میں قتل کی سزا بھگتنے کو تیار ہوں۔ میرا ماضی بے داغ ہے۔ میرے معاشی حالات سے ہر کوئی باخبر ہے۔ انہوں نے کہا میں چٹھہ سے مطمئن نہیں ہوں۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب سردار محمد عارف خان نکئی نے کہا ہے مسلم لیگ میں اتحاد ناممکن ہے۔ مذاکرات لاحاصل ہوں گے انہوں نے کہا کہ ارکان اسمبلی کی تعداد کے لحاظ سے کابینہ کی تعداد کم ہے۔ آئندہ ماہ مزید سولہ افراد کابینہ میں شامل کئے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ مذہبی جماعتوں پر پابندی نہیں لگائی جائے گی

○ پنجاب اسمبلی کے 61۔ ارکان کو سرکاری عہدے مل چکے ہیں۔ 21 معاونین خصوصی اور مشیر پیپلز پارٹی کے '8 جونیجو لیگ' اور 4 مسلم لیگ (ن) کے منحرف ارکان میں سے لئے گئے ہیں۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے ایک ذاتی انٹرویو میں کہا ہے کہ وزیر اعظم بننے کے بعد باورچی خانے جانے کا وقت نہیں ملا۔ تاہم انہوں نے کہا کہ میں جیل میں آصف کے لئے خود کھانا تیار کر کے لیجاتی تھی۔ انہوں نے کہا کہ میں بیٹے بیٹی میں تفریق کرنے والوں کی مذمت کرتی ہوں۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے اپنی رابطہ عوام مہم کے دوران پسرور میں جلسہ اور مختلف مقامات پر خطابات کرتے ہوئے کہ کہ "بے نظیر کو کیا پتہ سیاست کس "چڑیا" کا نام ہے "بے نظیر اتنا ظلم کرو جتنا کل برداشت بھی کر سکو" انہوں نے کہا کہ ملک دیوالیہ ہو گیا ہے۔ صرف وزیر اعظم ہاؤس کا "انڈکس" ترقی کر رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ خیبر سے کراچی تک قوم کا موڈ بدل چکا ہے۔ وہ تبدیلی چاہتی ہے۔ محترمہ اب عوامی دباؤ کے آگے نہیں ٹھہر سکیں گی۔ حکومت کا جانا اب ٹھہر گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ قوم کو "بی بی" سے نجات دلانے کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے مجھ پر ڈال دی ہے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ بے نظیر ملکی سیاست میں ابھی طفل مکتب ہیں وہ اپنے شوہر ناموار کو ہی قابو میں کر لیں تو ان کا بڑا کارنامہ ہو گا۔ ملک اور ادارے ایسے نہیں چلائے جاتے جس طرح وہ چلا رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مسائل کا حل مڈ ٹرم الیکشن ہے۔ انہوں نے کہا کہ بے نظیر استعفیٰ دے کر قوم پر احسان کریں۔

○ ایم کیو ایم نے اپنے مردوں کو تدفین میں شرکت کی اجازت نہ دینے پر احتجاج کا اعلان کیا ہے۔ ایم کیو ایم کے ترجمان مسٹر اجمل دہلوی نے کہا ہے کہ ہم پاکستان کی عدلیہ پر یقین رکھتے تھے لیکن اس کے موجودہ عمل نے ہمیں بالکل مایوس کیا ہے۔ پولیس پر تو ہم یقین ہی نہیں رکھتے۔ انتظامیہ مکمل کرپٹ ہو چکی ہے۔ فوج کا کردار بظاہر بڑی حد تک غیر جانبدار ہوتا جا رہا ہے۔ تمام سیاسی و مذہبی جماعتیں چاہتی ہیں کہ حکومت ایم کیو ایم سے مذاکرات کرے جس سے امن قائم ہو سکتا ہے لیکن وہ اسے اہمیت نہیں دے رہے۔

○ حکومت سندھ نے اپنے اعلان میں کہا ہے کہ مردوں کو تدفین میں شرکت کی اجازت دی گئی تھی۔ یہ الزام غلط ہے کہ تدفین میں مردوں کو شریک نہیں ہونے دیا گیا اور صرف عورتوں نے تدفین کی۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ تدفین میں مرد بھی شامل تھے۔

○ پاکستان ٹیلی ویژن نے اپنے خبرنامے میں دو افراد کے انٹرویو اس انداز سے نشر کئے کہ ان کی جانیں بھی بچ جائیں۔ خبرنامے میں ان کی شکلیں واضح نہیں تھیں۔ انہوں نے بتایا کہ انہوں نے دیکھا کہ جنازہ جانے کے وقت ایک سفید کار آئی اس میں سے چند عورتیں اور ایک فوٹو گرافر اترا۔ عورتوں نے جنازہ کو کندھا دیا لوگوں نے ان کو منع بھی کیا لیکن وہ باز نہ آئیں۔ فوٹو گرافر نے ان کی تصاویر بنائیں۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ لوگ واپس چلے گئے۔

○ حکومت سندھ نے کہا ہے کہ مقامی اخبارات میں شائع ہونے والی تصاویر سے پتہ چلتا ہے کہ تدفین میں مرد شامل تھے۔

○ بھارتی وزیر اعلیٰ نے ایم کیو ایم سے گفتگو کرتے ہوئے کہا ہے کہ اگر پاکستان، کشمیر کشمیر کرتا رہا تو مزید دہشت گردی ہو گی۔ وزیر اعلیٰ سندھ کے بھائی کو گولی مارنے کا واقعہ اس سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ وفاقی وزیر قانون مسٹر این ڈی خان نے یہ باتیں بتاتے ہوئے کہا کہ الطاف گروپ قتل و غارت بند کر دے تو بہت سے معاملات طے پا جائیں گے۔ اب دنیا کے حالات بدل چکے ہیں۔ کوئی مارشل لاء نہیں آئے گا۔

○ لاہور ائیر پورٹ پر "بڑوں" کی شراب پکڑی گئی۔ نامور ڈاکٹر کا بیٹا گرفتار کر لیا گیا۔

○ کراچی میں دیگر گروپوں کے تصادم کے بعد اب افغانوں کے گروپوں کے درمیان باہمی تصادم بھی شروع ہو گئے ہیں گزشتہ روز افغان صدر ربانی اور حکمت یار کے حامیوں میں مسلح تصادم کے نتیجے میں 5۔ افراد ہلاک ہو گئے۔

○ وزیر اعظم نے علماء کی حمایت حاصل کرنے کے لئے مشائخ کانفرنس کی منظوری دے دی ہے۔ کانفرنسیں تمام صوبائی دارالحکومتوں میں منعقد کی جائیں گی۔

افتتاح صنعتی نمائش

○ لجنہ اماء اللہ پاکستان کی صنعتی نمائش کا افتتاح 6۔ دسمبر کو 10 بجے صبح ہو گا۔

(سیکرٹری صنعتی نمائش)

مکان برائے فروخت

دار النصر غربی مارکیٹ میں مین سڑک پر واقع دس مرلہ پلاٹ 20/5 پر مکان برائے فروخت ہے۔ ڈاکٹر قاری عبد اللطیف

معرفت دین محمد شاہد۔ ایم۔ اے۔

مکان نمبر 20/2 دار الصدر شمالی۔ ربوہ

فون نمبر 211545

تازہ نان دستیاب ہیں

• چکن نان • قیمے والے نان • بیسن والے نان

• ویجی ٹیبل نان • روغنی نان • سادہ نان

دستیاب ہیں

اوقات: 2 تا 2 بجے دوپہر 5½ تا 9½ بجے رات

لذیذ چرغہ ہاؤس کالج روڈ ربوہ

فون دکان: 918 رہائش: 212201

خوشخبری

ربوہ میں پہلی دفعہ ربوہ میں ہی تیار کردہ سنگل و ڈبل بیڈ شیٹ اور رضائیوں اور تلائیوں کے غلاف عمدہ کوالٹی ہفوک اور پرچون ریٹ پر 35۔ دار الفضل غربی نزد چونگی دستیاب ہیں۔ شوروم اقصیٰ چوک پر واقع ہے

اقصیٰ ٹریڈرز فون 211995

شادی بیاہ اور دیگر تقریبات کے موقع پر ہم عرصہ دراز سے آپکی اور آپکے مہمانوں کی خدمت میں عمدہ کھانا پیش کرتے رہے ہیں

• اب ایک اور انداز میں آپکی خدمت میں آئے ہیں • عمدہ کھانے بہترین کراکری میں پیش کرتے ہیں

یاد رکھیں

رشید برادرز ٹینٹ سروس

نزد خور رشید یونانی دواخانہ

گولبازار ربوہ

فون دکان: 211584 فون رہائش: 408

پروپرائٹر: رشید الدین ولد رفیع الدین

فرائض کی ادائیگی

خواہ دینی ہو یا دنیاوی دل کو سکون بخشتی ہے۔ فرائض کی ادائیگی کیلئے صحت بہت اہم ہے حفظان صحت کے اصولوں کی پابندی کریں۔ صبح سویرے اٹھیں۔ ڈیڑھ دو میل کی سیر کریں۔ کھلی ہوا میں لمبے لمبے سانس لیں۔ تیل کی تمام جسم پر مالش کریں اور تازہ پانی سے نہائیں۔

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ